سوال

(109) نبی کا اُمتی کی اقتداء میں نماز پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دوسری روایت بھی سیوطی صاحب کی کتاب سے منقول ہے کہ ہر نبی نے اپنے امتی کے پیچھے نماز پڑھی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت آدم علیہ السلام نے کس کے پیچھے نماز پڑھی۔ (عابد حسین شاہ ولد ظہور شاہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

"ما قبض نبی قط حتی یصلی خلف رجل صالح من أمته "

"مفہوم : حدیث میں آیا ہے کہ ایسا کوئی نبی بھی فوت نہیں ہوا جس نے اپنی وفات سے پہلے اپنے کسی امتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ (تاریخ الخلفاء ص 88)

یہ روایت بزار (البحر الزخار 1/55 ح 3 کشف الستار 3/211 ح 2591) اور احمد بن حنبل (المسند 1/13 ح 78) نے :

"عن عاصم بن کلیب، قال : حدثنی شیخ من قریش من بنی تیم عن عبداللہ بن الزبیر عن عمر بن الخطاب عن أبی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم " الخ کی سند سے بیان کی ہے۔

یہ ضعیف ہے۔ (تحقیق احمد شاکر 1/79 نیز دیکھئے الموسوعہ الحدیثیۃ۔ تحقیق مسند الامام احمد 1/240)

اس کا راوی شیخ مجہول ہے۔ مجہول راوی کی بیان کردہ حدیث ضعیف ہوتی ہے الا یہ کہ اس کی تائید ومتابعت کسی دوسری صحیح یا حسن روایت سے ہو جائے۔

دوسری سند:

ابو نعیم الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"حدثنا ابو محمد بن حيان حدثنا ابو صالح عبدالرحمان بن احمد الزهري الاعرج حدثنا ابراهيم بن احمد النابتي حدثنا على بن الحسن بن شفيق حدثنا ابو حمزة السكري عن عاصم بن كليب عن عبدالله بن الزبير حدثنا عمر بن الخطاب عن ابي بكر الصديق رضى الله عنهم قال : سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول : مابعث الله نبيا الا وقد امه بعض امته "(اخبار اصبهان (2/114

یہ روایت تین وجہ سے ضعیف ہے۔

اول : عاصم بن کلیب اور عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان مجہول شیخ کا واسطہ گر گیا ہے۔ مجہول شیخ کے واسطے والی روایت "المزید فی متصل الاسانید" کے باب سے ہے۔

دوم : عبدالرحمٰن بن احمد الاعرج مجہول الحال ہے۔

سوم : ابراہیم بن احمد النابتی کی توثیق نامعلوم ہے۔

دیکھئے الضعیفۃ للشیخ الالبانی رحمۃ اللہ علیہ (13/533ح6246)

خلاصہ یہ ہے کہ یہ روایت اپنی دونوں سندوں کے ساتھ ضعیف ہے لہٰذا یہ سوال کہ "آدم علیہ السلام نے کس کے پیچھے (نماز) پڑھی؟" کسی جواب کا محتاج نہیں ہے۔

تنبیہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (کسی شرعی عذر کی وجہ سے) نماز پڑھنے والی جگہ دیر سے آئے تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن کے پیچھے نماز پڑھی اور اپنی فوت شدہ رکعت کو بعد میں دہرا لیا۔

دیکھئے صحیح مسلم (کتاب الطہارہ باب المسح علی الناصیہ والعمامہ 8/274) اور سنن ابن ماجہ (کتاب اقامہ الصلوۃ باب ماجاء فی صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلف رجل من امتہ ح1236)

یاد رہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دوسرا شخص امام نہیں ہوسکتا، جو شخص آپ کی غیر حاضری میں نماز پڑھا رہا تھا وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے (الحدیث :10)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ285

محدث فتویٰ